164

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵م

روزنامہ

الفضل

قادیان

قیمت ۲۹

یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جناب مرزا عبدالغنی صاحب بی۔ ایس۔ بی۔ ٹی گورداسپور

جلد ۳۳	۲۰ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش	۱۳ ذیقعدہ ۱۳۶۴ سنہ	۲۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے کہ حضور کی کمر درد کی تکلیف تاحال رفع نہیں ہوئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود ملالت طبع آج خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود پڑھا۔

- حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر اور پیٹ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

- حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت تاحال بندش پیشاب کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

- حضرت اماں جی صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ مکرم حکیم عبدالوہاب صاحب عمر سے ملنے کے لئے دہلی تشریف لے گئی ہیں۔ اور مکان نسیم بلڈنگ رشیدی پورہ پر مقیم ہیں ÷

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر جبہ کے جلسہ سے واپس آ گئے۔

خطبہ جمعہ

اگر پانچ ہزار آدمی کھڑے ہو جائیں تو

جو کام ہم سو سال میں کر سکتے ہیں وہ دو تین سالوں میں کر لینگے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۲ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء

مرتبہ:- عبدالکریم صاحب

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں آج پھر گزشتہ خطبہ جمعہ کے سلسلہ میں اپنے بعض خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں میں نے بتایا تھا۔ کہ دنیا میں محض صداقت کا پایا جانا اس بات کی علامت نہیں۔ کہ دنیا میں صداقت قائم بھی ہو جائے۔

صداقت کو قائم کرنے کے لئے

بہت بڑی کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض زمانوں میں تو صداقت دنیا سے بالکل مٹ جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ صداقت کو دنیا میں پہنچانے والا انسان اپنی طرف سے بھجواتا ہے۔ اور بعض زمانوں میں صداقت تو موجود ہوتی ہے۔ مگر وہ ایسی مخفی ہوتی ہے۔ کہ اس کے دلائل لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور بعض زمانے ایسے آتے ہیں کہ صداقت بھی ہوتی ہے۔ دلائل بھی ہوتے ہیں مگر

صداقت کو دنیا میں پہنچانے والے

باقی نہیں رہتے۔ لوگوں میں نفسی نفسی پائی جاتی ہے۔ اور خدا اور اس کے سلسلہ کو لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پھر بعض زمانے ایسے آتے ہیں۔ کہ صداقت بھی ہوتی ہے صداقت کے دلائل بھی ہوتے ہیں۔ اور صداقت کو دنیا میں پہنچانے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں سے

قوّت عملیہ

جاتی رہتی ہے۔ لوگ محسوس کرتے اور دیکھتے ہیں کہ ان کی زبانیں کچھ کہہ رہی ہیں لیکن ان کی نگاہیں کچھ اور کہہ رہی ہیں۔ اور ان کے اعمال کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں۔ اس لئے ان کے دلوں میں شبہ اور شک پیدا ہوتا ہے۔ اور ان شکوک و شبہات کی وجہ سے لوگ ان کی باتوں کو قبول کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ جب تک یہ ساری چیزیں بیک وقت جمع نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک صداقت کو غلبہ کُلی یقینی نہیں ہوتا پس ہم اگر صداقت کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور اگر ہماری جماعت کے دلوں میں یہ یقین ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں زبردست دلائل عطا فرمائے ہیں۔ تو جب تک ان دلائل کو ہم لوگوں کے سامنے پیش نہ کریں۔ اور جب تک ان دلائل کے ساتھ ہمارے اعمال اور پھر ہمارے اعمال کے ساتھ خدا تعالےٰ کا فعل بھی شامل نہ ہو۔ اس وقت تک دنیا اس سے مستفیض نہیں ہو سکتی میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں اختصار کے ساتھ اس امر کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کہ جب کبھی دنیا میں خدا تعالےٰ کے نبی آتے ہیں تو

لوگوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ان کی دنیوی ترقی

بھی ہوتی ہے۔ میں گزشتہ خطبہ جمعہ میں اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکا لیکن یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ کہ اس کے انکار کی ہمیں گنجائش نظر نہیں آتی۔ جب ہم دنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پیش کرتے ہیں۔ تو ہم سے اختلاف رکھنے والے مسلمان

سوال

کرتے ہیں۔ کہ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آ کر اپنی جماعت کی عملی زندگی میں کیا تغیر پیدا کیا۔ وہ ہم سے یہ سوال کرتے ہیں اور جائز طور پر کرتے ہیں۔ کہ جہاں تک دلائل کا سوال ہے۔ تم خود مانتے ہو۔ کہ مرزا صاحب قرآن شریف سے باہر کوئی چیز نہیں لائے۔ اور تم خود مانتے ہو کہ قرآن شریف ایک زندہ کتاب ہے جب قرآن شریف ایک زندہ کتاب ہے۔ اور ساری صداقتوں کی جامع ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے باہر کوئی چیز نہیں لائے۔ اور جو کچھ دلائل تم سناتے ہو وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ہم ان کو نہیں سمجھ سکے۔ اور تم سمجھ گئے ہو۔ مگر بہر حال وہ اس میں موجود ہیں۔ جیسے ہم اور تم مانتے ہیں۔ تو اس سے زائد کوئی چیز مرزا صاحب کو لانی چاہیئے تھی۔ اور وہ یہی ہو سکتی ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ تمہاری جماعت کو ایسا تعلق ہو۔ کہ اس تعلق کی وجہ سے تمہارے لئے وہ نتائج پیدا ہو جاتے ہوں۔ جو ہمارے لئے نہ ہوتے ہوں چنانچہ جب ہم

قرآن کریم غیر قوموں کے سامنے

پیش کرتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں۔ ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں سچائیاں موجود ہیں، ہم یہ بھی مان لیتے ہیں۔ کہ ہماری کتب جھوٹی ہیں یا سچائی اور جھوٹ دونوں پر مشتمل ہیں۔ مگر تم یہ بتاؤ۔ کہ اگر ہماری کتب جھوٹ اور سچائی یا ساری کی ساری جھوٹ پر مشتمل ہیں۔ اور تمہاری کتاب ساری کی ساری

سچائی پر مشتمل

ہے۔ تو ہمارے اندر اپنی جھوٹی کتب کے ساتھ تعلق رکھنے سے کیا خرابی پیدا ہوئی۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

اور ہمارا قرآن کریم کے ساتھ تعلق رکھنا کونسے اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوا۔ آخر اچھی چیز کسی فائدہ کے لئے آیا کرتی ہے۔ پھر تمہیں

قرآن کریم سے کیا فائدہ پہنچا

یہ واقعی ایسا سوال ہے۔ جو معقول ہے۔ اور جس کا جواب دیا جانا ضروری ہے۔ ہماری طرف سے اس کا روحانی جواب۔ دیا جاتا ہے۔ مگر بتاؤ دنیا میں کتنے انسان ایسے ہیں۔ جو روحانی نگاہ سے صداقت کو دیکھا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو روحانی نگاہ سے مانا ان لوگوں سے مقابلہ کرو جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دنیوی نگاہ سے مانا۔

روحانی نگاہ سے ماننے والے

تو بہت تھوڑی تعداد میں تھے۔ کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہہ دیا۔ اذهب انت وربك فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون اے موسیٰ جاؤ تم اور تمہارا خدا دشمن سے لڑتے پھرو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ مگر جب لڑائی کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر چلنے والوں کو فتح دی۔ اور روحانی علامات کے علاوہ جسمانی علامات بھی پیدا ہوگئیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیرو فلسطین کی چپہ چپہ زمین پر قابض ہو گئے۔ تو ہر ایک نے کہا حضرت موسیٰ سچے تھے۔ جب فلسطین کے دریاؤں اور ایکل کے پہاڑوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کا یہ ثبوت ہے کہ آپ کے پیرو ہم پر قابض ہیں۔ تو پھر دنیا بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئی۔ اور ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی۔ بلکہ اب تو کروڑوں تک پہنچ چکی ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام

جب دنیا میں تشریف لائے تو اُن کو جو دلائل خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے صداقت کے دیئے تھے۔ آیا وہ بہتر دلائل تھے۔ یا وہ جو تین سو سال کے بعد روم میں پیدا کئے گئے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کو ان کی زندگی میں جو دلائل ملے تھے وہ تین سو سال کے بعد بگڑے ہوئے عیسائیوں کو مل سکتے تھے مگر اُن روحانی دلائل سے صرف بارہ آدمی ایمان لائے۔ اور ان میں سے بھی ایک نے آپ پر لعنت کی اور ایک نے یہ کیا کہ تیس درہم یعنی سات روپے لیکر اپنے استاد کو یہودیوں کے پاس فروخت کر دیا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کے ذریعہ حضرت مسیح ناصری کو دنیا میں غلبہ دینا شروع کیا۔ تو اس غلبہ کی جسمانی علامات کو دیکھ کر کروڑوں کروڑ انسان آپ پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ

اسوقت حضرت مسیحؑ ناصری کو ماننے والے

کروڑوں کروڑ انسان موجود ہیں جنہیں حضرت مسیح ناصریؑ کی روحانی زندگی کا کچھ علم نہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے آیا تھا۔ اگر اُسے ماننے والے اس کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تو ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ کہ اس کے مذہب کا کوئی حصہ بھی باقی رہ گیا ہے۔ اسی طرح

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرہ سال مکہ میں رہے۔ آپ نے معجزات دکھائے اپنی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ مگر کتنوں نے ان معجزات اور دلائل کو دیکھ کر آپ کو مانا۔ بعد میں سات سال تک آپ مدینے میں بھی رہے اور اپنی صداقت کے دلائل پیش کرتے رہے معجزات بھی دکھلائے۔ اور قرآن شریف کا اکثر حصہ آپ پر یہیں نازل ہوا۔ مگر کتنی روحانی نگاہیں تھیں۔ جنہوں نے آپ کو پہچانا۔ مگر مکہ کا فتح ہونا تھا۔ کہ عرب کے لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں۔ تو

دنیا کے اکثر انسان

ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے روحانی نشانوں سے نہیں بلکہ مادی نشانوں سے ہدایت پاتے ہیں۔ مثلاً نشان تو وہ بھی خدائی تھا جس نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو غلبہ دیا۔ نشان تو وہ بھی خدائی تھا۔ جس نے حضرت موسیٰؑ کی قوم کو فتح دی۔ نشان تو وہ بھی خدائی تھا۔ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلبہ دیا۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ وہ روحانی نشان تھے۔ اور یہ مادی نشان تھے۔

مادی نشان سے لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں

اور روحانی نشانات سے کم۔ اب تو خیر جاپان مغلوب ہو گیا ہے۔ پہلے زمانہ کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے جو کئی دفعہ میں نے بیان بھی کیا ہے۔ ایک جاپانی مصنف نے اپنی کسی کتاب میں لکھا ہے ہماری قوم نے جب دیکھا کہ مغربی اقوام ہمارے ملک پر قبضہ کر رہی ہیں۔ اور ہر طرح ہمیں ذلیل اور رسوا کرتی ہیں۔ تو ہم نے سمجھا ہمیں بھی عزت نفس کو قائم کرنا چاہیئے۔ ہم نے سمجھا یورپین لوگوں میں یہ خوبی ہے۔ کہ اُن کے ہاں مدارس ہیں۔ اور اُن کے چھوٹے بڑے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ہم نے بھی اپنے ملک میں

تعلیم

جاری کی۔ اور ہم نے سمجھا کہ اس طرح یہ ہمیں مہذب سمجھنے لگ جائینگے۔ مگر باوجود اس کے کہ ہم نے گاؤں گاؤں میں سکول کھول دیئے۔ اور ہر جگہ تعلیم رائج کر دی۔ یورپین لوگ آتے ہماری تعلیم کو دیکھتے مگر سر ہلاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے گزر جاتے کہ یہ

غیر مہذب قوم

ہے۔ اس پر ہم نے خیال کیا تعلیم نہیں کوئی اور چیز ہے جس سے تہذیب حاصل ہوتی ہے۔ پھر ہم نے سمجھا تجارت اس قوم میں بڑی ہے۔ ہم بھی اپنی قوم میں تجارت رائج کرتے ہیں۔ پھر ہم نے لوگوں کی توجہ

تجارت

کی طرف مبذول کی۔ اور اتنی تجارت کی۔ کہ ہمارا ملک کہیں کا کہیں پہنچ گیا۔ لیکن یورپین آتے اور سر ہلا کر کہتے یہ غیر مہذب قوم ہے۔ پھر ہم نے خیال کیا تجارت نہیں کوئی اور چیز ہے۔ جس سے تہذیب حاصل ہوتی ہے۔ پھر ہم نے سمجھا شاید

صنعت و حرفت

سے تہذیب حاصل ہوتی ہے۔ ہم نے بڑے بڑے کارخانے جاری کئے۔ اور باہر سے کسی قسم کا مال منگوانا بند کر دیا۔ لیکن پھر بھی یورپین آتے اور سر ہلا کر کہتے۔ یہ غیر مہذب قوم ہے۔ جب ہم نے دیکھا کہ اس پر بھی ہم غیر مہذب ہی کہلاتے ہیں۔ تو ہم نے خیال کیا یہ لوگ

غیر ملکوں میں مال

بھیجتے ہیں۔ شاید اس لئے مہذب ہیں۔ اس پر ہم نے بھی اپنا مال غیر ملکوں میں بھیجنا شروع کر دیا۔ اور خیال کیا کہ اس طرح غیر ملکوں میں مال بھیجنے سے ہم مہذب کہلا سکینگے۔ مگر پھر بھی انہوں نے سر ہلا کر کہا۔ یہ غیر مہذب قوم ہے۔ پھر ہم نے سمجھا شاید اس وجہ سے یہ ہمیں غیر مہذب کہتے ہیں۔ کہ یہ اپنے جہازوں میں اپنی تجارت کا سامان لادتے اور دوسرے ملکوں میں لے جاتے ہیں۔ لیکن ہم اُن کے جہازوں میں لے جاتے ہیں۔ اس خیال کے آنے پر ہم نے بھی اپنے

جہاز

بنائے۔ اور ان کے ذریعہ اپنا مال دوسرے ملکوں میں بھیجنا شروع کیا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کہا۔ یہ غیر مہذب قوم ہے۔ پھر ہم نے سمجھا شاید فوج کا پاس ہونا تہذیب کی علامت ہوتی ہے۔ ہم نے بھی فوج بنائی اور جہاز وغیرہ تیار کئے مگر پھر بھی یورپین ہمیں غیر مہذب کہتے رہے جب ہم نے ساری باتیں کر لیں۔ اور اپنا نام نہ بدلوا سکے۔ تو ہم نے سمجھا یہ چیزیں ہمارے لئے بیکار ہیں۔ ہم نے منچوریا کے میدان میں

سفید چمڑی والے تین لاکھ آدمی چند دنوں میں قتل کر دیئے

ان کا قتل ہونا تھا کہ ساری دنیا میں تاریں اُڑ گئیں کہ جاپانی مہذب ہو گئے ہیں۔

جاپانی مہذب ہو گئے ہیں

ہیں۔ غرض مادی طاقت ایک ایسی چیز ہے۔ جو بہت سے لوگوں کی آنکھیں کھول دیتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہانتک علم کا سوال ہے ہزارہا ہندوستانی علم میں یورپین لوگوں سے زیادہ ہیں جہانتک صنعت و حرفت کا تعلق ہے ہندوستانی [illegible] ان سے پیچھے نہیں۔ جہانتک تجارت [illegible] ہے۔ اُن سے پیچھے نہیں۔ مگر [illegible] مادی غلبہ ہندوستانیوں [illegible] لئے غیر مہذب کہلاتے ہیں۔ پس مادیت ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ وہ لوگ بھی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔ جو اس کے بغیر نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن اگر

مادی بیداری

کی ابتدا ہی نہیں ہوئی۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا کی آنکھیں کھولنا کتنا مشکل کام ہے یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے وہ نشان لوگوں کی ہدایت کا زیادہ موجب ہوتا ہے۔ جو مادی غلبہ بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مگر

مادی غلبہ کے مختلف زمانے

ہوتے ہیں۔ جو موسوی سلسلہ کے بروز ہوتے ہیں ان کو مادی غلبہ جلد حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے شریعت کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ مگر مسیحی سلسلہ کے بروزوں کا غلبہ آہستہ آہستہ محنتوں کوششوں اور تدابیر سے ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

گھر سے نکلے۔ اور اپنی زندگی میں ہی دکھ اٹھائے اور آخری نتیجہ اُن کی زندگی کے بعد نکلا۔ جس کی وجہ یہودیوں کی ایک غلطی تھی) فتح کی بنیادیں رکھ گئے اور آپ کی وفات کے چند سالوں کے بعد آپ کے پیروؤں کے ذریعہ فلسطین فتح ہو گیا۔ اسی طرح

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اپنی زندگی میں ہی عرب پر غالب آئے۔ اور آپ نے اسلامی حکومت قائم کرلی۔ مگر

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام

کو یہ موقعہ نہیں ملا۔ ان کی قوم کو کہیں تین سو سال میں جاکر غلبہ حاصل ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بھی مسیح ناصری کے بروز ہیں۔ اس لئے آپ کی قوم کو بھی ایک لمبے عرصہ کے بعد جس میں کہ اسے کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اور قدم قدم پر کوشش اور جدوجہد سے کام لینا پڑے گا۔ اور ایسے نازک حالات میں سے گزرنا پڑے گا۔ کہ کمزور ایمان والے مرتد ہونے کے لئے تیار ہو جائینگے غلبہ حاصل ہوگا۔ ہم نے جو جدوجہد کرنی ہے۔ اس جدوجہد میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ہماری تبلیغ وسیع ہو لیکن ہمارے موجودہ حالات ایسے نہیں۔ کہ ہم دنیا میں تبلیغ کو وسیع کرسکیں۔ ہاں دنیا میں

تبلیغ کو وسیع کرنے کا ایک اور ذریعہ

بھی ہے۔ جس کا قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ قرآن شریف میں حج کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ حج ایک عبادت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ تمہیں یہ بھی اجازت ہے۔ کہ حج کے دنوں میں تم تجارت بھی کرلیا کرو۔ کیونکہ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنا کام کاج چھوڑ کر حج کے لئے جائیں۔ تو ان کو بہت سی مالی مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ حج گو عبادت ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ تم تجارت بھی کرلو۔ تو ہماری طرف سے کوئی روک نہیں۔ بے شک اپنے پاس سامان تجارت رکھو۔ اور راستے میں بیچتے چلے جاؤ۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ ایک ہندوستانی کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ حج کے لئے گیا۔ تو اس کے پاس روپیہ کافی تھا لیکن اس نے بخل کی وجہ سے یا خدا تعالےٰ کا کوئی نشان دیکھنے کی غرض سے ارادہ کیا۔ کہ میں حج کے لئے جاتے ہوئے راستے میں کماتا جاؤنگا۔ اور اس کمائی سے حج کرونگا۔ چنانچہ وہ جہاز میں سوار ہوگیا۔ کچھ مدت کے بعد چونکہ جہاز میں کوئی نائی نہیں تھا جب لوگوں کے بال بڑے ہوئے۔ تو انہیں پریشانی لاحق ہوئی۔ کہ اب کیا کیا جائے۔ ایک دن انہوں نے قینچی لی۔ اور ایک آدمی جو انہی کے پاس بیٹھا سر کھجلا رہا تھا۔ اس کے سر کے بال کاٹنے شروع کردیئے۔ ایسے سفر میں کون دیکھتا ہے کہ حجامت اچھی ہی ہے یا خراب ان کا قینچی پکڑنا تھا۔ کہ لوگوں نے انہیں نائی سمجھ کر پیسے دینے شروع کردیئے۔ اور ساتھ ساتھ حجامت بھی بنواتے چلے گئے۔ وہ حجامتیں بناتے گئے اور پیسے جمع کرتے گئے تو

حج کے دنوں میں محنت مزدوری کرنا منع نہیں

کیونکہ غیر ملکوں میں جانے کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر ہم نے وسیع طور پر تبلیغ کرنی ہے۔ تو ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہم ایسے کام کریں۔ جن کے ذریعہ بغیر پیسے کے تبلیغ کرسکیں۔ میں نے پچھلے خطبہ میں بتلایا تھا۔ کہ ہندوستان کے ہزارہا شہروں میں صرف دو سو جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں احمدیہ جماعت کے ایک ایک یا دو دو تاجر پائے جاتے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے

ایک شخص کا خط

آیا۔ اس نے لکھا تھا۔ جس علاقہ سے میں آیا ہوں۔ اس میں میلوں میل تک کسی کو احمدیت کا علم بھی نہیں۔ جس سے بھی ذکر کیا جائے وہ احمدیت سے کلی طور پر ناآشنا معلوم ہوتا ہے ابھی

ایک عیسائی مدراس سے مسلمان ہوکر آیا

ہے۔ اسے اتفاقاً ایک دوست مل گئے۔ اور اس کے ذریعہ اس کو احمدیت کا پتہ لگا۔ احمدی ہونے کے بعد اس نے کہا ہے۔ کہ ہمارے ہاں ہزارہا عیسائی ہیں۔ اور وہ اس بات کے متلاشی ہیں۔ کہ ان کو سچا مذہب ملے۔ آپ وہاں اپنا مبلغ بھیجیں مگر سوال یہ ہے کہ ہم کہاں کہاں مبلغ بھیجیں۔ بعض دفعہ بعض جماعتیں مجھے لکھتی ہیں۔ کہ ہم نے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو لکھا تھا کہ

مبلغ بھیجیں

لیکن انہوں نے اس کی پروا نہیں کی۔ میں ان کو یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے چالیس مبلغ ہیں۔ اور آٹھ سو ہماری منظم جماعتیں ہیں۔ جن میں سے بعض جماعتوں میں بیس بیس تیس تیس گاؤں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ افراد جو مختلف جگہوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ان کو بھی ملا لیا جائے۔ تو پانچ سات ہزار جگہیں ایسی ہیں جہاں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ اب بتاؤ ہم چالیس مبلغ کہاں کہاں بھجوائیں۔ ایسے حالات میں سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ اگر آپ کے اندر

دین حاصل کرنے کی خواہش

ہے۔ تو اپنی جماعت کے نوجوانوں کو قادیان بھجوائیں۔ ہم انہیں قرآن کریم اور حدیث وغیرہ پڑھا دینگے۔ اور سلسلہ کے ضروری مسائل سے ان کو واقف کردینگے۔ تاکہ واپس جاکر وہ اپنے علاقوں میں تبلیغ کا کام کرسکیں۔ لیکن اگر ایسا بھی ہو جائے۔ تو صرف پانچ چھ ہزار گاؤں ایسے ہوں گے۔ جہاں ہماری تبلیغ پہنچ سکے گی۔ حالانکہ ہندوستان میں آٹھ لاکھ گاؤں ہیں۔ اگر پانچ۔ چھ ہزار آدمیوں کو قرآن شریف پڑھا بھی دیا۔ تو اس سے صرف

پانچ چھ ہزار گاؤں میں تبلیغ

ہوگی۔ گویا سو میں سے صرف ایک جگہ ایسی ہوگی جہاں تبلیغ پہونچے گی۔ لیکن اگر چار پانچ ہزار آدمی ایسے نکل آئیں۔ جو چار پانچ ہزار جگہوں میں جاکر بیٹھ جائیں۔ اور تجارت کریں۔ تو چونکہ آٹھ دس گاؤں کو ایک آدمی سنبھال سکتا ہے۔ اگر چار، پانچ ہزار گاؤں یا قصبوں میں اتنے آدمی بیٹھ جائیں۔ تو چالیس پچاس ہزار گاؤں تک ہم اپنی تبلیغ کو وسیع کرسکتے ہیں۔ اگر

ہماری جماعت کے نوجوان

اس طرف توجہ کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ پچیس ہزار شہروں اور قصبات میں بیس پچیس ہزار تاجروں کا بٹھلا دینا کوئی مشکل بات نہیں۔ بیس پچیس ہزار جگہوں پر بیس پچیس ہزار تاجروں کے بیٹھ جانے کے معنے یہ ہونگے۔ کہ

قریباً سارے ہندوستان میں

ہم اپنی تبلیغ کو پھیلا سکیں گے۔ کیونکہ ہر آدمی آٹھ دس میل کے علاقہ تک اپنی تبلیغ آسانی سے پہنچا سکے گا۔ احمدیت ایک ایسی چیز ہے۔ جسے کوئی شخص اپنی ذات تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ جیسے مشک کی خوشبو روکی نہیں جاسکتی۔ جس طرح گلاب کے عطر کی خوشبو چھپائی نہیں جاسکتی۔ اسی طرح احمدیت بھی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جہاں چلی جائے اس کی خوشبو صرف اس جگہ تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ اردگرد بھی پھیل جاتی ہے۔ مگر

ہر چیز کے پھیلنے کی ایک حد

ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں مشک کی خوشبو کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ گلاب کی خوشبو کو روکا نہیں جاسکتا۔ مگر ایک حد تک۔ ہم عطر کی خوشبو یا مشک کی خوشبو کو پندرہ بیس یا تیس گز تک تو نہیں چھپا سکتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مشک اگر یہاں پڑی ہے تو امریکہ کے لوگ اس کی خوشبو سونگھ سکتے ہیں۔ بہترین سے بہترین ہرن کی مشک لاکر اور کسی جگہ رکھ کر یہ امید کرنا کہ چار پانچ میل سے اس کی خوشبو سونگھی جائے ایک غلط امید ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے احمدیت کو ایک ایسی طاقت بخشی ہے۔ کہ

میلوں میل تک

اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اگر ایک گاؤں میں ایک احمدی ہو تو اردگرد کے پانچ سات میل تک لوگ احمدیت سے واقف ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نہیں جانتے احمدیت کیا چیز ہے۔ لیکن اگر کسی جگہ ایک احمدی ہو۔ اور اردگرد بیس تیس میل تک کوئی احمدی نہ ہو۔ تو اکثر لوگ کہہ سکیںگے کہ ہمیں پتہ نہیں احمدیت کیا چیز ہے۔ اگر ہم بیس پچیس ہزار مبلغ اس طرح پھیلا دیں۔ کہ ہر سات آٹھ میل کے دائرے میں ایک احمدی تاجر ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ ہندوستان کا کوئی فرد یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ میں نے احمدیت کے متعلق کچھ نہیں سنا۔ بہت سے ایسے ہوں گے۔ جنہوں نے

احمدیت کے دلائل

سنے ہوں گے۔ اور ان میں جو سعید روحیں صداقت کی متلاشی ہونگی۔ وہ اس کو تسلیم بھی کرلینگی۔ پس یہ ایک ایسی تحریک ہے۔ جو ہمارے لئے کامیابی کا بہت بڑا راستہ کھولنے والی ہے۔ موجودہ حالات میں ہمارے لئے

بیس ہزار مبلغ

رکھنا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ بیس ہزار مبلغ رکھنے کے لئے کئی کروڑ کی آمدن ہونی چاہیئے۔ اور ابھی

ہماری آمدن چند لاکھ سے زیادہ نہیں

ہاں بیس ہزار تاجر بٹھا دینا کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنی جدوجہد سے کمائی کرنی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرمایا کرتے تھے ۔ ایک بہت بڑا تاجر میرا واقف تھا۔ اس کا لڑکا مجھے ملنے کے لئے آیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو میں نے اُس سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے تم کو الگ کر دیا ہے۔ وہ تو بڑا مالدار آدمی ہے۔ تمہیں اس نے اپنے ساتھ کیوں شریک نہیں کیا۔ کہنے لگا حکیم صاحب۔ جب میں جوان ہوا تو میرے والد نے مجھے کہا۔ دیکھو بیٹا میں غریب کنگال تھا۔ میں نے کمانا شروع کیا۔ اور اب میرے پاس لاکھوں روپیہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اسی طرح کرو۔ تا تمہیں مال کی قدر معلوم ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم میرے مرنے کے بعد روپیہ برباد کر دو۔ اور میری محنت ضائع ہو جائے میں نے

چند پیسوں سے تجارت شروع کی

تھی۔ مگر اب تمہارا باپ بہت امیر ہے۔ اس لئے میں تجارت کے لئے تمہیں چند روپے دے دیتا ہوں۔ اس سے تم تجارت شروع کرو اور ترقی کرو۔ اب دیکھو وہ نوجوان اس بات پر ناراض نہیں تھا۔ کہ اُسے کیوں الگ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ مجھے میرے والد نے اس لئے علیحدہ کیا ہے۔ تا میرے اخلاق درست ہو جائیں۔

قادیان میں ایسے تاجر

ہیں جنہوں نے ہمیں بعض ضروریات کے مواقع پر سینکڑوں روپیہ چندہ دیا۔ لیکن ہماری آنکھوں دیکھی بات ہے۔ کہ اُن میں سے کسی نے چار آنے سے کسی نے روپے سے تجارت شروع کی تھی۔

حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی

کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے۔ اب تو وہ فوت ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے چالیس یا پچاس روپے اُن کے ہاتھ میں دیئے اور کہا یہ لے جاؤ۔ اور کسی کا نام لے کر کہا اُس کو دے دو۔ انہوں نے اپنے ہاتھ پھیلا کر [illegible] کئے۔ اور روپے لے لئے۔ اس وقت اُن کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ لیکن میں نے اس کا خیال نہیں کیا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ چونکہ تجربہ کار تھے۔ اس کے ہاتھ کو کانپتا دیکھ کر مجھے کہنے لگے۔ میاں اس کا ہاتھ دیکھو۔ کیا اس کے ہاتھ کانپا کرتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگے۔ تو اب کیوں کانپ رہے ہیں۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمانے لگے۔ یہ ہمارے

مسلمانوں کی بدبختی کی علامت

ہے۔ کسی ہندو کے ہاتھ میں دس ہزار روپیہ دے دو۔ تو وہ بڑے آرام سے اپنے نیفے میں روپیہ ڈال کر چلا جائے گا۔ لیکن یہ تھڑدلا ہے۔ اور اس کے ہاتھ اس لئے کانپ رہے ہیں کہ اگر روپیہ گر کر ضائع ہو گیا تو کہاں سے ادا کرونگا۔ مگر وہ ہمت والے آدمی تھے۔ انہوں نے چند پیسوں سے تجارت شروع کی۔ اور اُن کی تجارت اتنی بڑھی کہ ایک تحریک کے موقع پر انہوں نے

ڈیڑھ سو سے زیادہ چندہ

دیا۔ جب انہوں نے یہ چندہ دیا۔ تو مجھے وہ بات یاد آ گئی۔ میں نے کہا۔ دیکھو چالیس روپے حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ہاتھ سے لیکر اس شخص کے ہاتھ کانپ رہے تھے کہ کتنا روپیہ میرے سپرد کیا جا رہا ہے مگر اب خدا تعالیٰ نے انہیں سینکڑوں روپیہ چندہ دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو انسان

بہت تھوڑے پیسوں سے تجارت

شروع کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں قربانی کی عادت ہو۔ قادیان میں بیسیوں آدمی ایسے ہیں۔ جو شاید شرم کر اپنی پہلی حالت بیان نہ کریں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ گو وہ اب سات سات آٹھ آٹھ ہزار روپیہ کی جائداد اپنے پاس رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے چند آنوں سے کام شروع کیا تھا۔ ایک دوست ہیں۔ جن کی اب

بیس پچیس ہزار کی جائداد

ہوگی۔ ان کا مکان بھی ہے۔ زمین بھی۔ انہوں نے چھ آنوں سے میرے سامنے کام شروع کیا تھا۔ پس یہ کام اس طرح کا ہے۔ کہ اس میں بغیر روپے اور بہت تھوڑی محنت کے ساتھ انسان بڑی کمائی کر سکتا ہے۔ جو آدمی تجارت شروع کرتا ہے۔ پہلے وہ اپنی مزدوری کا کمایا ہوا کھاتا ہے۔ پھر تجارت کی کمائی کھاتا ہے۔ پھر تجارت کا کمایا ہوا جمع کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے نفع ہی نفع رہتا ہے۔ غرض

بیس ہزار تاجر ہندوستان کے مختلف حصوں میں

بھجوانا کوئی مشکل کام نہیں اگر انگریزوں کی لڑائی میں ہمارے پندرہ سولہ ہزار نوجوان چلے گئے ہیں۔ تو کیا خدا تعالےٰ کی لڑائی میں پانچ ہزار نوجوانوں کا جانا مشکل ہے۔ (کیونکہ ابھی میرا پانچ ہزار کا مطالبہ ہے) اور پھر ایسے رنگ میں جب کہ تم اپنی جماعت کا مستقبل شاندار بنانے کی کوشش کرو گے۔ تم خود کھاؤ گے دین کے لئے چندہ دو گے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی کھلاؤ گے۔ پس ہماری جماعت کے لئے موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے پچاس سال تک بھی بیس ہزار مبلغ کا خیال کرنا ناممکن ہے۔ لیکن بیس ہزار تاجر بھیجنا کوئی مشکل کام نہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ ہندوستان سے باہر اگر ہم تبلیغ کو مدنظر رکھیں۔ تو اس کے لئے کم سے کم

پانچ سو روپے ماہوار فی مبلغ

ہمیں خرچ کرنا پڑے گا۔ بلکہ درحقیقت اگر ہزار روپیہ ہو تو کام اچھی طرح چل سکتا ہے۔ کیونکہ صرف مکان کا کرایہ ہی وہاں تقریباً تین، چار سو روپیہ دینا پڑتا ہے۔ اگر پانچ سو روپیہ فی کس ہی رکھیں تو بیس ہزار مبلغوں کے رکھنے کے معنے یہ ہوں گے کہ ایک کروڑ روپیہ ماہوار اور

بارہ کروڑ روپیہ سالانہ

خرچ ہوگا۔ یہ کم سے کم اندازہ ہے۔ پھر ان کے آنے جانے کا کرایہ بھی ہوگا۔ اس طرح بیس ہزار مبلغوں کے لئے درحقیقت چوبیس کروڑ روپیہ سالانہ یعنی ہماری موجودہ آمدن سے دوسو گنے زیادہ آمدن ہو۔ تو یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے پچھلے تیس سال میں قریباً پندرہ بیس گنا اپنی آمدن کو بڑھایا ہے۔ فرض کرو ہم اس کو بہت زیادہ کریں تو پچاس یا سو سال میں جا کر ہم

چوبیس کروڑ کی مرکزی آمدن

پیدا کر سکیں گے (کیونکہ قریباً نصف کے قریب آمد بلاد و ممالک میں خرچ ہو جاتی ہے) اور سو سال تک اتنے مبلغین کے لئے ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر بیس ہزار کنگال بھی اس تحریک پر کھڑے ہو جائیں۔ یا کم سے کم پانچ ہزار آدمی کھڑے ہو جائیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ جو کام ہم سو سال میں کر سکتے تھے۔ اسے انشاء اللہ دو تین سالوں میں کر لیں گے۔

یہ کتنی بڑی بات ہے

اگر ایسا ہو۔ اور ہم میں سے ہر فرد اس کی اہمیت کو سمجھے تو چند سالوں میں ہی

حیرت انگیز تغیر

پیدا ہو سکتا ہے۔ جو پہلے سے تجارت کرنے والے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اُن کے لئے چندہ دے دینا کافی ہے۔ بلکہ انہیں چاہیئے۔ کہ پندرہ بیس یا تیس نئے تاجروں کو اپنا پیشہ سکھائیں۔ ان کی اخلاقی امداد کریں۔ اور اگر ضرورت پڑے اور ہو سکے تو مادی امداد بھی کریں۔ اس طرح صدقہ جاریہ کے طور پر وہ بہت بڑا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے ہندوستان کے تاجروں میں یہ روح نہیں۔ حالانکہ بیرونی ممالک میں یہ روح نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔

افریقہ میں ایک شامی تاجر

کو تحریک کی گئی۔ ہم چاہتے ہیں۔ تجارت کا سلسلہ وہاں شروع کریں۔ مغربی افریقہ میں وہ ایک ہی احمدی تاجر ہیں انہوں نے تار کے ذریعہ اسی وقت جواب دیا۔ کہ آدمی فوراً بھیجدیں۔ میں اپنی جائداد میں اس کو حصہ دار بنانے کو تیار ہوں۔ اور اس کو اپنا حصہ دار بنانے کے لئے بھی آمادہ ہوں۔ یہی روح ہے۔ جو قوموں کو ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور یہی روح ہے۔ جو ہماری جماعت کے تاجروں میں ہونی چاہیئے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس شکایت ہوئی کہ آپؐ نے فلاں مہاجر کو فلاں انصاری کے سپرد کیا تھا۔ وہ اس سے کہتا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے تم کو میرا بھائی بنا دیا ہے۔ تو اب تم ہر چیز میں میرے شریک ہو۔ میری دو بیویاں ہیں۔ تم اُن میں سے جس کو چاہو پسند کر لو۔ میں اُس کو طلاق دے دیتا ہوں جائداد بھی نصف نصف بانٹنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر وہ مانتا ہی نہیں۔

کجا یہ اخلاق کا نمونہ

کہ صحابہؓ اپنے دین اپنے تقویٰ اور اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اپنی بیویوں کو بھی طلاق دے کر اپنے بھائیوں کو سپرد کرنے کیلئے

166

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تیار تھے۔ اور کجا ہماری حالت ہے۔ کہ ہم کسی بھائی کو تجارت کا ہنر سکھانے یا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنانے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ حالانکہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق یہ پیشگوئی تھی۔ کہ آپ کو آپ کی زندگی میں ہی غلبہ دے دیا جائیگا۔ مگر ہمارے لئے یہ پیشگوئی ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد جا کر یہ چیز ہمیں ملے گی۔ پس آج اس سے زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جتنی پہلے زمانہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیں۔ ہمیں اس وقت

تجارت کرنے والے ہزاروں نوجوانوں کی ضرورت

ہے۔ چاہیئے کہ وہ آگے آئیں۔ اور اپنی زندگیاں وقف کریں۔ جو تجربہ کار لوگ ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ان لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

باہر کی ایک جماعت

نے مجھے بتایا۔ کہ ایک دفعہ ایک غیر احمدی ہمارے ہاں آ کر احمدی ہو گیا۔ جماعت نے چند سو روپیہ اکٹھا کر کے اسے دیا۔ تاکہ وہ اس سے تجارت کرے۔ پچھلے سال اس نے ایک ہزار روپے سے زیادہ چندہ دیا ہے۔ پس یہ ایسی چیز ہے۔ جس میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ کم ہمت اور بے وقوف انسان اس میں ناکام بھی ہوتا ہے۔ لیکن باہمت اور عقلمند انسان تجارت آسانی سے چلا لیتا ہے۔ چاہے گزارے والی تجارت ہو۔ چاہے لاکھوں روپے والی ہو۔ اور چاہے کروڑوں روپے والی ہو۔ بہرحال جہاں احمدی بیٹھ جائے گا۔ وہاں

خدا تعالےٰ کے دین کا ایک مبلغ

بیٹھ جائے گا۔ تجارت اس کی کامیاب ہو یا نہ ہو۔ مگر تبلیغ اسکی کامیاب ہو جائے گی۔ کیونکہ احمدیت کبھی چھپ نہیں سکتی۔ مثلاً پہلا سوال نماز کا آئیگا۔ اس کے پاس لوگ آئینگے۔ اور کہیں گے۔ آپ کے آنے پر ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔ مسلمان یہاں بہت کم تھے۔ مگر ہم نے آپ کو مسجد میں کبھی نہیں دیکھا۔ دیکھو یہاں سے تبلیغ شروع ہو جائے گی۔ وہ کہے گا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والا ہوں۔ اور آپ ان کو نہیں مانتے۔ اس لئے میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ وہ پوچھیں گے۔ مسیح موعود کیا ہوتا ہے۔ اس پر وہ بتائے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ دعویٰ تھا۔ وہ اس کا ثبوت پوچھیں گے۔ اور اسے کہیں گے۔ ہمارے ساتھ مل کر ہمارے مولوی صاحب سے بات کرو۔ کیونکہ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ بس یہیں سے بحث شروع ہو جائے گی۔ پھر جنازے کا سوال آ جائے گا۔ اس پر مذہبی بحث شروع ہو جائے گی۔ اگر تاجر نوجوان ہوئے۔ اور ان کے بیوی بچے نہ ہوئے۔ تو ان میں سے کوئی کہے گا۔ آپ نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ ہم میں شادی کر لیں۔ وہ کہے گا۔ احمدیت ہمارا مذہب ہے۔ اور ہم تو شادی احمدیوں میں ہی کریں گے۔ اور پھر بحث شروع ہو جائیگی۔ پس یہ دو تین سوال ایسے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے

احمدیت کو چھپایا ہی نہیں جاسکتا

جب کبھی نماز کا موقع آئے گا۔ اور ہم ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے۔ یا اگر جنازہ کا موقع آئے گا۔ اور ہم ان کے جنازے میں شامل نہیں ہوں گے۔ یا شادی بیاہ کا معاملہ ہو گا۔ اور ہم انکار کرینگے۔ تو احمدیت کی بات شروع ہو جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان مسائل سے ہم نے اسلام میں تفرقہ پیدا کر دیا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ بغیر ان مسائل کے تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی۔ کتنا ہی گونگا احمدی کیوں نہ ہو۔ ان مسائل کی وجہ سے تبلیغ پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مولوی مبارک علی صاحب جو جرمنی میں تبلیغ کے لئے گئے تھے۔ ان کے دل میں ہمیشہ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق شبہ رہتا تھا۔ اور وہ خطوں میں اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔ میں انہیں جواب دیتا کہ ابھی ٹھیر جائیں۔ جب ہندوستان میں آئینگے۔ تو دیکھا جائے گا۔ ایک دفعہ ان کا خط آیا۔ کہ اب مجھ کو

کفر و اسلام کا مسئلہ

سمجھ آ گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ یہاں فلاں کے ایک بہت بڑے پروفیسر ہیں۔ اتنے بڑے کہ آسٹریلیا اور امریکہ کی یونیورسٹیاں بھی انہیں تقریروں کے لئے بلاتی ہیں۔ میں نے ان کو مختلف مسائل بتائے۔ جو ہمارے اور غیر مبائعین کے درمیان مابہ النزاع ہیں۔ مگر مسئلہ کفر و اسلام کا ذکر نہ کیا۔ جو مسئلہ میں بیان کرتا۔ وہ کہہ دیتے یہ تو معمولی بات ہے۔ تمہاری چھوٹی سی جماعت ہے۔ لیکن بڑی ایڈوانسڈ جماعت ہے۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ آپس میں مل کر تبلیغ کرو۔ جب سارے مسائل ختم ہو گئے۔ اور پھر بھی وہ یہی کہتے رہے۔ آخر میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ کہ ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ جس میں ان کا اور ہمارا اختلاف ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ ماننے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس پر وہ بڑے جوش میں آ کر کہنے لگے۔ آپ نے یہ مسئلہ پہلے کیوں نہ بتایا۔ اس مسئلہ کی موجودگی میں اختلاف صحیح اور جائز ہے۔ پھر کہنے لگے۔ تمہارے پاس وہ چیز ہے۔ جس سے تم ترقی کر جاؤ گے۔ اور وہ ہرگز نہیں کرینگے۔ تو حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ

تبلیغ کے اعلیٰ درجہ کے گر

ہیں۔ اگر تم ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے رہو گے۔ تو کوئی یہ سوال نہیں کرے گا۔ کہ تم کون ہو۔ اگر ان کے ساتھ مل کر جنازہ پڑھو گے۔ تو کوئی یہ سوال نہیں کرے گا۔ کہ تم کون ہو۔ لیکن اگر تم ان سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھو گے۔ اگر ان کے جنازہ پر نہیں جاؤ گے۔ تو وہ خود بخود پوچھیں گے۔ کہ تم ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اس صورت میں خواہ کوئی کتنا کمزور سے کمزور انسان کیوں نہ ہو۔ اسے بتانا پڑیگا۔ کہ میں کون ہوں۔ میرا عقیدہ کیا ہے۔ اور میں کس لئے تمہارے پیچھے نماز اور جنازہ نہیں پڑھتا۔ اور اگر شادی بیاہ کا معاملہ ہو گا۔ تو وہ بتلائے گا۔ کہ یہاں شادی نہ کرنے کی یہ وجہ ہے۔ کہ ہم احمدیوں میں شادی کو ترجیح دیتے ہیں۔ یا یہ کہ میں اپنی لڑکی کا بیاہ غیر احمدیوں میں نہیں کر سکتا۔ پس یہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو کمزور سے کمزور ایمان والے احمدی کو بھی مجبور کر دیتی ہیں۔ کہ وہ اپنے پوشیدہ خیالات کو ظاہر کر دے۔ غرض ہمارے مسائل ایسے ہیں۔ جن سے تبلیغ کبھی رک نہیں سکتی۔ تجارت فیل ہو سکتی ہے۔ لیکن تبلیغ فیل نہیں ہو سکتی۔

میں بتا چکا ہوں۔ یہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ کہ ہم تاجروں کو تبلیغ کے لئے باہر بھیج دیں۔ لیکن تنخواہ دار مبلغ بھیجنا ہمارے اختیار کی بات نہیں۔ اس تجویز کے سامنے آ جانے کے بعد ہم خدا تعالےٰ کو یہ جواب نہیں دے سکتے۔ کہ ہمارے پاس چونکہ روپیہ نہ تھا۔ اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکے۔ خدا تعالےٰ کہے گا۔ کہ میں نے حج کے متعلق جو مسئلہ بیان کیا تھا۔ تمہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے تھا۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں۔ نالے حج نالے بیوپار۔ اس طرح خدا تعالےٰ کہے گا۔ جب یہ صورت تمہیں بتلا دی گئی تھی۔ تو اس صورت پر تم نے باہر اپنے مبلغ کیوں نہ بھیجے۔ اب بتاؤ۔ ہم کیا جواب دیں گے۔ کیا یہ کہ یہ ہماری طاقت سے باہر تھا۔ خدا تو کہے گا۔ اگر جماعت کے نوجوان

سترہ روپے سے کر

آسام اور عراق میں اپنی جانوں کو قربان کر سکتے تھے۔ تو کیا وہ نجاری کا کام کر کے موٹر کی مرمت کا کام کر کے۔ سائیکلوں کی مرمت کا کام کر کے۔ ڈرائیوری کا کام کر کے۔ درزی کا کام کر کے۔ یا کسی اور قسم کی تجارت کر کے

احمدیت کی تبلیغ کا کام

نہیں کر سکتے تھے۔ کیا کوئی بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ جو شخص سترہ روپے کے لئے جان دے سکتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے لئے تجارت نہیں کر سکتا۔ اگر اس میں ایمان کا ایک ذرہ بھی باقی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کو وہ کس مُنہ سے کہے گا۔ کہ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔

غرض اب تم پر حجت قائم ہو چکی ہے۔ جب تک یہ راستہ تمہارے سامنے نہیں آیا تھا۔ تم کہہ سکتے تھے۔ ہمیں اس کا خیال نہیں آیا۔ لیکن اب تمہارا یہ عذر بھی ٹوٹ گیا ہے۔ اب خدا تعالیٰ تم سے کہے گا۔ میں نے اپنے ایک بندے کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا تھا۔ اور اس نے تم کو اس سے آگاہ بھی کر دیا تھا۔ غرض اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ حقیقت کھل گئی ہے۔ اور باطل کو کچلنے کے راستے خدا تعالےٰ نے ظاہر کر دیئے ہیں۔ اگر اب بھی کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔ تو وہ

بزدل اور غدار

ہو گا۔ چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص آگے آئے اور اپنے اپنے رنگ میں اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔ جس کے اٹھائے بغیر اسلام دوبارہ سرسبز و شاداب نہیں ہو سکتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امیر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب کی عربی دانی

بعض غیر مبایعین احباب کو اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی کی علوم عربیہ میں قابلیت پر بڑا ناز اور اصرار ہے۔ لیکن اہل علم اصحاب جانتے ہیں کہ ادھر ادھر سے چند مضامین جمع کر کے کوئی کتاب یا رسالہ تالیف کر لینا کسی اعلیٰ قابلیت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ اور نہ اس طرح کی ایک تفسیر قرآن شائع کر دینے سے کوئی عالم بے بدل اور علامہ زمان ثابت ہو سکتا ہے۔ مانا کہ جناب مولوی صاحب موصوف ایک کہنہ مشق مصنف و مؤلف ہیں انگریزی زبان اور انگریزی قانون اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ علوم عربیہ میں مہارت نہیں رکھتے۔ اور نہ غالباً انکو خود اس کا ادعا ہے۔ صرف بعض غیر مبایع دوست بے وجہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ ان کے میر ان علوم میں ماہر کامل ہیں۔ وہ ایسا ہی سمجھتے رہیں۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن یہ ان کی محض خوش اعتقادی اور غلط فہمی ہے۔ مر واقعہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس میدان کے سوار ہی نہیں۔ چنانچہ قارئین "الفضل" کو معلوم ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی تفسیر "بیان القرآن" میں زیر آیت قنوان دانیۃ لکھا ہے "قنوان۔ قنو خوشہ کو کہتے ہیں۔ تثنیہ اور جمع قنوان ہے" (جلد اول صفحہ ۷۰۷) گویا مولوی صاحب کے نزدیک آیت مذکورہ میں لفظ "قِنْوَانٌ"، تثنیہ بھی ہے۔ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یہ تو ان کی نحو دانی کا نمونہ ہے۔ صرف دانی کا حال یہ ہے کہ آپ اپنی اسی تفسیر میں زیر آیت واتقوا اللّٰہ الذی تساءلون بہ لکھتے ہیں "تساءلون اس کا اصل تتساءلون ہے جو باب مفاعلہ سے ہے"۔ (جلد صفحہ ۴۵۲) اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ علم صرف جاننے والے خوب سمجھتے ہیں کہ فعل تتساءلون کو باب مفاعلہ قرار دینے میں جو فاش غلطی مولوی صاحب سے سرزد ہوئی ہے۔ کوئی علم صرف کا مبتدی بھی ایسی غلطی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی غیر مبایع عالم اس غلطی کو درست قرار دے سکتا اور قواعد صرفیہ کی رو سے ثابت کر سکتا ہے۔ کہ فعل تساءلون یا تتساءلون واقعی باب مفاعلہ سے ہے

خاکسار:۔ تاج الدین لائل پوری از قادیان

احراری فتنہ کی عبرتناک ناکامی و نامرادی

جماعت احمدیہ کے خلاف احراری فتنہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔ ایک وقت تھا جبکہ سلطانان ہند کی ہمدردیاں ان کے ساتھ اور ہر قسم کی امداد ان کو مل رہی تھی۔ ان سب نے مل کر جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں اور اس سلسلہ میں نہایت ہی خطرناک مظالم احمدیوں پر توڑے اور ان کی بنا پر ہر قسم کے دعوے بھی کئے۔ ہم نے احمدیت کو کچل دیا۔ اب احمدیت کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ مگر جلد ہی وہ وقت آ گیا۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ابتلاء میں سے کندن ہو کر نکلی۔ یعنی ہر پہلو سے وہ آگے بڑھ گئی۔ مگر احرار کو خائب و خاسر ہونا پڑا۔ اور اسی وقت سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ وہی ہاتھ جو جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھتے تھے احرار کے خلاف استعمال ہونے لگے۔ آجکل احرار کی بہت بری گت بن رہی ہے۔ شہر کی گلی گلی میں دو دو گز کے پوسٹر احرار کے خلاف چسپاں نظر آ رہے ہیں۔ ہر طرف سے ان پر گالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ایک اشتہار جو کہ لدھیانہ اور جالندھر میں شائع ہوا ہے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس کا کچھ حصہ درج ذیل کرتا ہوں

ا ح ر ا ر ی (احراری ۴۲۰)

۱ ۸ ۲۰۰ ۱ ۲۰۰ ۱۰

دعویٰ	عمل	دعویٰ	عمل
(۱) حکومت الٰہیہ	(۱) اکھنڈ ہندوستان	(۵) اتحاد بین المسلمین	(۵) نفاق اور افتراق انگیزی
(۲) حصول آزادی	(۲) ہندو کی غلامی	(۶) اخلاص کار	(۶) چندہ خوری
(۳) حق گوئی	(۳) دروغ بافی و دشنام دہی	(۷) دین مبین کی اجارہ داری	(۷) اسلام اور مسلمانوں کی تباہی
(۴) حق پرستی	(۴) تقلید گاندھی	(۸) اتباع رسولؐ	(۸) طواف گاندھی

نتیجہ:۔ شکل مومناں کرتوت ....

[illegible] ہوئے صدر آل انڈیا احرار جالندھر آئے۔ مگر ان کے استقبال کے لئے صرف چند افراد موجود تھے [illegible]

[illegible]

[illegible] معمولی جلسوں سے زائد نہیں تھی۔ اور اس میں بھی پچاس فی صدی ہندو اور سکھ شامل تھے۔ کیا اب بھی احرار کو اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل جانے میں کوئی شبہ ہے جس کا اعلان حضرت امیر المومنین [illegible]

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۶۹۴ منکہ آمنہ بی بی زوجہ حکیم محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ P.O خاص ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ⅘ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ اور دو سو روپیہ میرے والد صاحب مرحوم نے مجھے دیا ہوا ہے۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول پا لیا ہوا ہے یہ کل -/۷۰۰ روپے امانت تحریک جدید میں جمع ہیں۔ زیور کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی -/۵۴ روپے کا ہے۔ پازیب نقرئی وزنی ۴۰ تولہ کی ہیں۔ جو قیمتی -/۶۰ روپیہ کی ہیں کل مذکورہ جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ نیز اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ آمنہ بی بی ساکن باغبانپورہ لاہور۔ گواہ شد حکیم محمد عبد اللہ خاوند موصیہ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۶۸۷ منکہ آمنہ خاتون زوجہ رحیم خان صاحب قوم احمدی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن احمدی پاڑہ ڈاکخانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ بذمہ میرے خاوند واجب الادا ہے اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا آمنہ خاتون ساکن احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ عبد المالک سیکرٹری مال احمدی پاڑہ بنگال

نمبر ۸۸۵۶ منکہ محمد اسحاق لشکر ولد منشی عبد الرزاق لشکر قوم احمدی پیشہ محرری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کھاتورا ڈاکخانہ گوتم پاڑہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ موروثی جائیداد جو والد صاحب کی طرف سے دستیاب ہوئی۔ وہ ایک رہائشی مکان ہے۔ جو اندازاً ½۴ گنڈے ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۱۲۵ روپے ہوگی۔ یہ مکان موضع کھاتورا میں واقع ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز اس پر اور متروکہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد محمد اسحق لشکر کھاتورا ڈاکخانہ گوتم پاڑہ بنگال۔ گواہ شد سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد مجیب علی گوتم پاڑہ بنگال۔

نمبر ۸۸۵۵ منکہ مجیب علی ولد منصور علی صاحب قوم احمدی پیشہ زراعت و تجارتی عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن کھاتورا P.O گوتم پاڑہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ موروثی زرعی زمین موضع استوگرام میں ایک کونی ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۹۵ روپیہ ہوگی۔ اور خود پیدا کردہ زرعی زمین موضع کھاتورا میں ½۱ کونی ہے جس کی قیمت اندازاً -/۹۵ روپے ہے۔ علاوہ اس کے میری فوت شدہ اہلیہ کی طرف سے ½۱ کونی زرعی زمین ملی ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۶۰ روپے ہوگی۔ کل جائیداد مندرجہ کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز اس پر اور میری متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ العبد مجیب علی ساکن کھاتورا گوتم پاڑہ بنگال۔ گواہ شد محمد اسحق لشکر گوتم پاڑہ بنگال۔ گواہ شد سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۸۵۴ منکہ مہر النساء زوجہ نصرت الدین لشکر قوم احمدی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن کھاتورا۔ ڈاکخانہ گوتم پاڑہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ

آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے ۔ جو اس وقت تک میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے علاوہ اس کے موروثی جائیداد جو والد مرحوم کی طرف سے دستیاب ہوئی ہے ۔ وہ ایک کانی اور ایک کوٹی ہے جس میں سے ½ کوٹی ۶۰/- روپے کے عوض میں رہن ہے اور بقیہ ¼ ۳ کوٹی زرعی زمین میری دخل میں ہے ۔ جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہوگی ۔ مذکورہ جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی نیز اسپر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ الامۃ :۔ مہرالنساء دگوتم پاڑہ بنگال

ہر احمدی کی زبردست خواہش

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے **ملفوظات خطبات ارشادات اور تازہ رویاء وکشوف و الہامات** بلاناغہ پہنچتے رہیں ۔ اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران "الفضل" کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں وہ انہیں وصول فرمالیں ۔ ورنہ

اخبار بند ہو جائیگا اور وہ اس روحانی فائدے سے محروم ہو جائیں گے ۔ دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے ۔

(مینیجر)

درخواست دعاء

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ریلوے افسر لاہور کی بچی عزیزہ امۃ الکبیر اختر بعارضہ ٹائیفائڈ بخار سخت بیمار ہے ۔ احباب اس کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

(۲) محمد یونس صاحب دہلی سے لکھتے ہیں ۔ محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ کا لیڈی ہارڈنگ ہسپتال دہلی میں اپریشن ہونے والا ہے ۔ آپ بہت کمزور ہیں ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو ۔ اور خدا تعالیٰ موصوفہ کو صحت بخشے

گواہ شد :۔ محمد اسحاق لشکر گوتم پاڑہ بنگال ۔
گواہ شد :۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۸۴۵ منکہ سکینہ بیگم زوجہ سید جیون شاہ صاحب قوم قریشی عمرہ ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ؍ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حق مہر بذمہ خاوند یکصد روپیہ ہے ۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ الامۃ بسکینہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد :۔ جیون شاہ خاوند موصیہ ۔ گواہ شد محمد ابراہیم بقاپوری

نمبر ۸۵۴۵ شمس الرحمن ولد اشرف علی خادم مرحوم قوم احمدی پیشہ زمیندار عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن موضع کھرام پور ڈاکخانہ اکھاوڑہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ؍ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ سات کانی زمین زرعی ۔ زمین موروثی اور سات کانی زرعی زمین خود پیدا کردہ واقعہ موضع کھرام پور قیمتی ۲۰۰۰/- روپیہ ۔ اسی گاؤں میں ایک مکان رہائشی خام قیمتی ۵۰۰/- روپے ۔ میں اس جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا ۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا ۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

العبد :۔ شمس الرحمن مومی بحروف انگریزی
گواہ شد :۔ خلیل الرحمن بی ۔ اے نائب امیر وڈپٹی مجسٹریٹ ڈھاکہ برادر موصی ۔
گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

ایک مہربان کی خدمت میں گزارش

مورخہ ۱۵ ؍ ۱۰ کی شام کو موٹر نمبر ۱۰۴۲ میں امرتسر سے باغبانپورہ تک سفر کرتے میرا سوٹ کیس کسی صاحب سے تبدیل ہو گیا ہے میرے سوٹ کیس میں کپڑوں کے علاوہ مندرجہ ذیل نقدی تھی :۔ رومال میں ۸۴/-/- ریزگاری ۴/۴/- لفافہ میں بند ۸/-/- کل میزان ۹۶/۴/- جو سوٹ کیس میرے پاس آیا ہے اس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہیں :۔ ۳ عدد رنگے کھدر کے دو عدد چھینٹ کے لال ٹکڑے ۔ ایک عدد قمیص ململ زنانہ ۔ ایک عدد دوپٹہ ڈوریہ ۔ ایک عدد شلوار چھینٹ پرانی ایک درجن سیویاں نیلنے والی ۔ ایک جوڑا جوتی پرانی ۔ مجھے ایک صاحب نے ازراہ مہربانی بذریعہ چٹھی مطلع فرمایا ہے کہ میں اپنے سوٹ کیس کی اشیاء اخبار "الفضل" میں شائع کرادوں تو سوٹ کیس تبدیل ہو سکتا ہے میں ان کی اس مہربانی اور دیانت داری کا بہت ہی ممنون ہوں ۔ اب وہ اپنے پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں تاکہ میں ان کا سوٹ کیس لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں ۔

دھرم سنگھ ۔ سنگھ پورہ گورونانک سٹریٹ نمبر ۲ ڈاکخانہ باغبانپورہ

سندھ کی اراضی کیلئے منشی کی ضرورت

زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھنے والے اور زمیندارہ کام سے واقف ... محنتی دیانتدار مخلص ... ضرورت ہے ۔ ضرورت مند احباب ... درخواستیں ... بھجوائیں ۔ تنخواہ تیس روپے ... علاوہ ...

دفتر اراضی سندھ ...

سرور زندگی

ہاضمہ کی خرابی سے نظام معدہ بگڑ کر ... جسمانی اعصابی کمزوری کے باعث تندرستی نہیں آتی ۔ لہٰذا

DIGE SOLE

ہی ایک صحت بخش ٹانک ہے جو تمام ... رفع کرکے جسم میں طاقت پیدا کرتی ... کھانے میں خوش ذائقہ ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے ۔ محصول بذمہ خریدار

کنول اینڈ کمپنی بٹالہ پنجاب

مفت ! مفت

بیکاری کم آمدنی اور غربی کو باکاری ... اور خوشحالی میں ... والا بہترین صنعتی لٹریچر فوراً مفت منگوایئے

امین ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب ... کی کمزوری کا ہوتا ہے ۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں ۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دوا خانہ خدمت خلق قادیان

دلروز

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی "دلروز" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ میں بمسرت کہتا ہوں ۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا ۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں :۔

(ترجمہ از انگریزی)

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

تمام جلدی امراض کا ایک ہی علاج

گزشتہ چالیس سالہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ دلروز تمام لاعلاج و پرانے جلدی روگوں ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ۔ مقامی پھوڑے ۔ مغلائی پھوڑا ۔ ناسور ۔ بھگندر ۔ رخنا زیر ۔ چھپاکی ۔ گلٹی ۔ داد ۔ منبل ۔ چنبل ۔ چنڈی ۔ مرہ ۔ مہاسے ۔ خارش ۔ درد ۔ بلن ۔ سوجن ۔ چوٹ ۔ زخم اور زہریلے جانوروں کے ڈسے و کاٹے کا بہترین اور آسان علاج ہے ۔

قیمت فی شیشی ۔ دو روپیہ ۔ ایک روپیہ ۔ آٹھ آنہ

ہر مشہور دوا فروش سے طلب کریں

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز "دلروز ولا" فیروز پور روڈ ۔ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۱۹ اکتوبر۔ کل پرنس کنوئی نے اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ حکومت جاپان کی تشکیل ایک نئے آئین کے ماتحت ہوگی۔ جس کی رو سے جاپان کے نمائندہ ہاؤس کو زیادہ اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ مگر شہنشاہ جاپان کے اختیارات کو اور محدود کر دیا جائے گا۔ جب آپ سے یہ استفسار کیا گیا۔ کہ کیا شہنشاہ تخت سے دست بردار ہو جائیں گے۔ تو آپ نے کہا۔ جب تک وہ پوٹسڈم کانفرنس کی تمام شرائط پر عمل پیرا نہ ہوں۔ تخت چھوڑ نہیں سکتے۔

ہونائی ۱۹ اکتوبر۔ حکومت فرانس نے شمالی اور جنوبی انڈوچائنا میں دو کمشنر مقرر کر دیئے ہیں جو نیشنلسٹوں سے گفت و شنید کر کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

رنگون ۱۹ اکتوبر۔ کل رات گورنر برما نے ملک کی اصلاح و بہبود کے متعلق کچھ تجاویز پیش کیں۔ جن میں پبلک کو حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا۔ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ اناج پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تمام راستے اور سڑکیں درست کی جائیں۔ اور اپنی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مال دساور کو بھیجا جائے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ برطانیہ میں بندرگاہوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ اس وقت تک ان کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ ہڑتال کے متعلق بحث و تمحیص کر رہی ہے۔ امید ہے آج صدر ٹرومین ایک بیان دیں گے۔ جس میں مزدوروں کے متعلق حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی جائیگی۔

پیرس ۱۹ اکتوبر۔ جنرل ڈیگال نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ انتخاب کے متعلق اتوار کے روز جو فیصلے ہوں گے۔ ان میں اس امر کے متعلق بھی فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ فرانس میں پارلیمنٹ کا ایک چیمبر ہو یا دو۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ سابق وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہندوستان کی ریاستوں کی موجودہ اجتماعی تشکیل ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ وائسرائے ہند کو ویٹو کے اختیارات اس لئے دیئے گئے ہیں۔ کہ برطانوی پارلیمنٹ کی طرف سے جو احکام صادر ہوں۔ ان کی تعمیل میں دقت نہ ہو۔

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ آج صبح پنڈت جواہر لعل نہرو الہ آباد سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آج وہ انڈین نیشنل آرمی کے افسروں سے ملنے کے بعد جے پور روانہ ہو جائیں گے۔

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ سنٹرل اسمبلی کے ووٹروں کی نئی فہرست چھاپ دی گئی ہے۔ جو پہلے سے دوگنی ہے۔

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ آج شوگر کنٹرولر گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ جنگ سے قبل دس گیارہ لاکھ ٹن کھانڈ سالانہ خرچ ہوتی تھی۔ مگر ۱۹۴۴ء میں صرف شہریوں نے دس لاکھ ٹن کے قریب کھانڈ خرچ کی۔

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ سیکرٹری آف سٹیٹ امریکہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ فلسطین کے متعلق حکومت امریکہ آخری فیصلہ عربوں اور یہودیوں کے مشورہ کے بغیر نہ کرے گی۔ آپ نے صدر روزویلٹ اور ابن سعود کی خط و کتابت کا بھی ذکر کیا۔

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند نے انڈین نیشنل آرمی کے قیدیوں کے متعلق نرمی کی جو پالیسی شروع کی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر صرف تیس اشخاص کے خلاف کورٹ مارشل میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان سویلینوں کے ساتھ اس سے بھی زیادہ نرمی کا سلوک کیا جائیگا۔ جو ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۳ء کے خاص حالات کے ماتحت جاپانیوں کی مدد کرنے کے لئے مجبور تھے۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ سیکرٹری امور خارجہ نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ بلقان کی حکومتوں اور جاپان کے سوال پر کرائسیس پیدا ہو رہا ہے اس اختلاف کا مستقبل میں امریکہ اور روس کے تعلقات پر خاص اثر پڑے گا۔ روس اس امر پر زور دے رہا ہے۔ کہ اتحادی کنٹرول کونسل قائم کی جائے۔ جو جنرل میکارتھر سے جاپان کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو روس اس مشرقی مشاورتی کمشن کے پہلے اجلاس میں (جو امریکہ نے ۳۰ اکتوبر کو مشرق کے معاملات پر غور کرنے کے لئے بلایا ہے) حصہ لینے کے لئے اپنا نمائندہ بھیجنے سے انکار کر دے گا۔

ٹوکیو ۱۸ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکن حکام نے جاپان کی افیشل کنٹرول ایجنسی کے نو کروڑ روپیہ کے جواہرات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ مونٹی ویڈیو سے رائٹر نامہ نگار ایک بحری تار میں لکھتا ہے۔ کہ بحری فوجوں اور بوئنس ایرس کی تیسری رجمنٹ نے ارجنٹائن کے پریذیڈنٹ جنرل کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سبھاش بوس کی آزاد ہند فوج میں ہندوؤں کے علاوہ ۶ ہزار سکھ ۴ ہزار مسلمان اور ۴ ہزار عیسائی ہندوستانی شامل تھے۔

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ اگرچہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو سرکاری ملازمین کا وار الاؤنس بند کر دینے کی اجازت دے دی ہے۔ سندھ گورنمنٹ نے نرخوں کے معمول تک آنے تک الاؤنس جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ لندن بندرگاہ کے ہڑتالی مزدوروں نے ہزاروں کی تعداد میں لندن پارک میں جمع ہو کر فیصلہ کیا۔ کہ ہڑتال جاری رکھی جائے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ آج یونین اور نمائندوں کے درمیان بات چیت شروع ہونے والی ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابن سعود نے یروشلم کے مفتی اعظم کو پناہ دینے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رشید عالی گیلانی سابق وزیر اعظم عراق کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

بیٹویا۔ ۱۹ اکتوبر۔ برطانوی فوجوں نے بنڈونگ شہر پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جہاں قوم پرست فوجیں جمع ہوا کرتی تھیں۔ قوم پرستوں نے اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ ایک مطالبہ یہ ہے کہ انڈونیشیا میں مقیم تمام ڈچ فوجوں کو ہٹا لیا جائے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ فلسطین اور شام میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا۔ کہ مفتی اعظم کو واپس بلایا جائے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم نے انڈونیشیا کی تحریک کے متعلق برطانوی پالیسی کی توضیح کرتے ہوئے کہا۔ ہمارا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ جب تک جاوا میں امن و امان قائم نہیں ہوتا۔ ہم ڈچ گورنمنٹ کی امداد کریں۔

چونگ کنگ ۱۹ اکتوبر۔ حکومت چین نے انسداد افیون خوری کے لئے ایک وسیع مہم شروع کر دی ہے۔ افیون کے پودوں کی کاشت درآمد برآمد فروخت اور ذخیرہ کاری کو سنگین جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ اور عادی مریض افیون کو ایک ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔ کہ اس عادت کو ترک کر دیں۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ سونا ۷۹/- روپے۔ چاندی ۱۳۳/- روپے پونڈ ۵۴/۸/-

امرتسر ۱۹ اکتوبر سونا ۸۱/۴/- روپے۔

چونگ کنگ ۱۹ اکتوبر۔ چین کے ایک صوبہ سالنسی میں ۱۹ ستمبر کو ایک بھونچال آیا۔ جس میں تین ہزار اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔

امرتسر ۱۹ اکتوبر۔ پیتل کے برتنوں کی قیمت میں تخفیف کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے امرتسر کے برتن فروشوں نے گذشتہ تین دن سے ہڑتال کر رکھی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا پہلا دن

قادیان ۱۹ اکتوبر۔ آج گیارہ بجے صبح سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع خدا کے فضل سے شروع ہوا۔ وقت مقررہ پر تمام خدام پہنچ گئے۔ ½۱ بجے تمام خدام کو باقاعدہ نماز جمعہ کے لئے لے جایا گیا۔ ¼۵ بجے نماز عصر پڑھی گئی۔ اور ½۵ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ اس کے بعد نظم اور جناب صدر صاحب کی تقریر ہوئی۔ صدر محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے ایک خاص انقلاب کے لئے ہمیں آلہ کے طور پر منتخب کیا ہے۔ ہمارا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ ہماری ہر حرکت خدا تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے اس کے بعد دعا کی گئی۔ بعد دعا ورزشی مقابلے شروع ہوئے۔ مفصل پھر

خاکسار مرزا خلیل احمد نامہ نگار مقام اجتماع